مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی عام طبیعت تو اچھی ہے۔ لیکن شدت گرمی کے باعث کچھ ضعف ہوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ آج حضور تفسیر القرآن کا کام فرماتے رہے۔ اور بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں تشریف فرما ہو کر حقائق و معارف بیان کئے۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔

— سیدہ حضرت ام وسیم احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ضعف قلب و نقاہت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو ان مقامات پر جہاں گزشتہ بیماری کے دوران ٹیکے لگے تھے زخم کی صورت اختیار کر گئے ہیں۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

جناب راجہ علی محمد صاحب ناظر بیت المال چند روز کی رخصت پر تشریف لے گئے ہیں۔ انکی جگہ

جلد ۳۴ | ۲۶ ماہ احسان ۱۳۲۵ ہش | ۲۵ رجب ۱۳۶۵ھ | ۲۶ جون ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۴۸

خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کا طریق

(از ایڈیٹر)

دیدہ دانستہ ضد اور ہٹ سے کام لینے اور آنکھیں بند کر کے حقیقت کا انکار کرنے والوں کا تو ذکر نہیں۔ جو لوگ سمجھ سوچ سے کام لیتے۔ اور پھر اظہار حقیقت کی جرأت رکھتے ہیں انہیں محسوس ہو رہا ہے۔ کہ وہ محبوب ہستی جس کے احسانات کا شمار نہیں۔ اور جس کی معرفت کے بغیر انسان انسان کہلانے کا مستحق نہیں۔ وہ مسلمان کہلانے والوں اور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہونے کا دعوےٰ کرنے والوں سے ناراض ہے اور اس بات کا وہ اظہار بھی کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ اخبار "زمیندار" میں ایک مضمون "ناراض خدا کو کیسے منایا جا سکتا ہے" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

"خدائے پاک کی ربوبیت نے جس طرح جسم کے لئے زمین کے اندر طرح طرح کے خزانے رکھے ہیں۔ اسی طرح روح کی غذا کے لئے بھی اس کے آسمانوں کی وسعت معمور ہے۔ اور جس طرح جسم کی غذا اور ساری حیات و نمو کے لئے آسمانوں پر بدلیاں پھیلتی ہیں۔ بجلیاں کوندتی ہیں۔ اور موسلا دھار بارشیں ہوتی ہیں۔ ٹھیک اسی طرح روح کی غذا کے لئے بھی کچھ اصول اور ضابطے۔ کچھ نظام اور قوانین مقرر ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر اپنے کو مکمل اور خدائے پاک کو راضی کیا جا سکتا ہے۔ افسوس مسلمان اپنے سب سے زیادہ قیمتی سرمایہ کو گم کر کے مادیت اور صرف مادیت میں گم ہو کر رہ گئے ہیں۔ اور آئے دن کی تمام زحمت اسی اور صرف اسی لئے وقف ہو چکی ہے ملازم ہے تو اسے ہر وقت پیٹ کی فکر ہے۔ تاجر ہے تو اسے ہر دم تجارت کا غم۔ کاشتکار ہے۔ تو اسے ہر نفس کھیتی باڑی کا ملال۔ غرضکہ ہر چیز کی فکر ہے ہر چیز کا غم ہے۔ اور ہر شے کا ملال ہے۔ لیکن جس کی فکر جس کے غم اور جس کے ملال کے لئے وہ اس عالم آب و گل میں آیا تھا۔ افسوس اس کے فکر اور غم سے وہ آزاد ہو چکا ہے۔ یعنی خدا کو کیسے راضی کیا جائے۔ اور اسکو کیسے پایا جائے"۔

یہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ فی الواقعہ مسلمان کہلانے والوں کے نزدیک سب سے زیادہ ناقابل توجہ خدا تعالےٰ کی ہستی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے اور اس کا قرب پانے کا تو خیال بھی ان کے دل میں نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ روز بروز ذلت و ادبار کے گڑھے میں گرتے چلے جا رہے ہیں

لیکن سوال یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کو راضی کرنے اور اسکی رضا حاصل کرنے کا طریق کیا ہے اور اس سے کس طرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ چونکہ انسان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد اور مدعا خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنا ہی ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اس کے حصول کا طریق نہایت کھلے اور واضح پیرایہ میں انسان کے سامنے رکھ دیا ہے چنانچہ فرمایا والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار۔ والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ واعد لھم جنت تجری تحتھا الانھار خلدین فیھا ابداً۔ ذالک الفوز العظیم۔ یعنی خدا تعالےٰ کے احکام پر عمل کرنے میں سبقت حاصل کرنے والے مہاجرین اور انصار میں سے اور جنہوں نے ان کے اعمال نہایت عمدگی کے ساتھ کئے۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ ان کے لئے جنت تیار کئے گئے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ رہینگے۔ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضنے ایک طرف اپنے اندر غیر معمولی تبدیلی پیدا کی۔ نیک اعمال بجا لانے میں ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ اور دوسری طرف خدا تعالےٰ کی راہ میں ایسی جانی اور مالی قربانیاں پیش کیں کہ خدا تعالےٰ ان سے راضی ہو گیا۔ اور وہ اپنی اس خوش بختی پر نہال ہو گئے۔ فی الواقعہ انسان کے لئے یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اور بھی جو لوگ ان کی طرح عمل کریں خدا تعالےٰ ان سے بھی راضی ہو سکتا ہے۔ دوسری طرف یہ بتایا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے والے بھی صحابہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ہو جائیں گے۔ یعنی ان کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں ویسی ہی قربانیاں کرنے کی توفیق ملے گی۔ اور جب یہ توفیق ملے گی۔ تو یقیناً خدا تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوگی

پس آج خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کا واحد ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہونا اور اسلام کے لئے بڑھ چڑھ کر جانی اور مالی قربانیاں کرنا ہے اسکے سوا نہ کوئی اور راہ مل سکتی ہے۔ اور نہ کسی کو اسلام کی خاطر قربانیاں کرنے کا موقع اور توفیق میسر ہے۔ پس مبارک ہیں وہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہو کر اسلام کے لئے غیر معمولی قربانیاں کر رہے ہیں۔ اور دعوت دی جاتی ہے۔ ان لوگوں کو جو خدا تعالےٰ کو راضی کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہو کر فوز عظیم حاصل کریں ؛

ایڈیٹر: غلام نبی
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا مکتوب مبارک

چند روز ہوئے محترم سید عبدالواحد صاحب کے نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک مکتوب کا عکس شائع کیا گیا تھا اب دوسرے خط کا عکس درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ۱۷ راگست ۱۹۰۵ء

محبی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ اس وقت میں نہایت قلیل الفرصت ہوں۔ مگر میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ آپ کے شبہات کا جواب اپنے ایک رسالہ میں جو میں نے لکھنا شروع کیا ہے لکھ دوں۔ یہ رسالہ اگر خدا تعالےٰ نے چاہا تو نومبر ۱۹۰۵ء تک ختم ہو جائیگا۔ اور چھپ جائیگا۔ یہ آپ کے ذمہ ہوگا کہ نومبر کے اخیر میں یا دسمبر ۱۹۰۵ء کے ابتداء میں مجھے اطلاع دیں۔ تو میں یہ رسالہ آپ کی خدمت میں بھیج دوں اور میں امید رکھتا ہوں۔ کہ رسالہ کے دیکھنے سے علاوہ آپ کے شبہات کے ازالہ کے اور بھی کئی قسم کی آپ کی واقفیت بڑھیگی۔ اگرچہ میرے نزدیک یہ معمولی اعتراضات ہیں جن کا کئی متفرق کتابوں میں بار بار جواب دیا گیا ہے۔ مگر چونکہ آپ کی تحریر سے سعادت اور حق طلبی مترشح ہو رہی ہے۔ اس لئے میں محض آپ کے فائدہ کے لئے پھر یہ تکلیف اپنے پر گوارا کرونگا۔ کہ آپ کے فہم اور مذاق کے مطابق جہاں تک مجھ سے ہو سکے لکھدونگا۔ آئندہ ہر ایک امر اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ مجھے امید تھی۔ کہ یہ باتیں ایسی سہل اور راہ پر پڑی ہیں کہ آپ تھوڑی سی توجہ سے خود ہی ان کو حل کر سکتے تھے۔ لیکن اس میں کچھ مصلحت الٰہی ہوگی۔ کہ مجھ سے آپ نے جواب مانگا۔ تمام خیریت ہے والسلام

خاکسار مرزا غلام احمدؐ عفی اللہ عنہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

درخواستہائے دُعا

(۱) بابو شریف احمدؐ صاحب اسسٹنٹ انجینئر بریلی کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں نیز ان کی بڑی صاحبزادی بھی بیمار ہے (۲) مولوی محمدؐ ہاشم صاحب دھریالہ جالپ کو آنکھوں کی تکلیف ہے۔ (۳) سید غلام مہدی صاحب متوطن سونگڑہ حال قادیان کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۴) قادر بخش صاحب لبنی رندان عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۵) حکیم عبدالرشید صاحب اجنالہ کی اہلیہ صاحبہ اور بھتیجا بیمار ہے (۶) منظور احمدؐ صاحب لاہور چھاؤنی محکمانہ امتحان میں کامیابی کے خواہاں ہیں۔ (۷) محمدؐ اشرف صاحب ویٹسی واقف زندگی کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ اب افاقہ ہے مگر

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

۲۳ احسان ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۳ جون ۱۹۴۶ء

آج کی مجلس میں مختلف اصحاب کے سوال حضور کی خدمت اقدس میں پیش ہوئے۔ اور حضور نے ان کے نہایت لطیف جواب ارشاد فرمائے۔ جو ذیل میں خلاصۃً پیش کئے جاتے ہیں۔

اسلام نے سود کیوں حرام قرار دیا

سوال۔ اگر کسی فرم کے پاس پچاس ہزار روپے کا سرمایہ ہو۔ تو وہ اپنے اعتبار سے پانچ لاکھ سودی روپے بنک سے لے کر اپنا کاروبار بڑھا سکتی ہے۔ لیکن اسلام تجارت میں سود کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ اس صورت میں مسلمان اس زمانہ میں کس طرح قومی طور پر ترقی کر سکتے ہیں۔

فرمایا۔ قومی ترقی کے لئے محض یہی نہیں دیکھنا ہوتا۔ کہ مالی فائدہ کس طرح حاصل ہوتا ہے۔ بلکہ اسکے کئی اور بھی ضروری پہلو ہوتے ہیں۔ اور ہم ان کو کسی صورت میں نظر انداز نہیں کر سکتے۔ دنیوی اقوام کے مدنظر تو صرف مال جمع کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ہر طریق سے خواہ جائز ہو یا ناجائز اس مقصد کو حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ سود کے علاوہ بلیک مارکیٹ کے ذریعہ لوگوں نے جنگ کے ایام میں لاکھوں روپے کمائے ہیں۔ پھر جوئے بازی کے ذریعہ بھی یکدم مال مل جاتا ہے۔ پھر کیا ان ذرائع کو بھی جائز سمجھا جائیگا غرض مال جمع کرنے کے کئی ذرائع ہیں۔ جن کو دوسرے لوگ بھی ناجائز سمجھتے ہیں۔ اگر ہم سود کو جائز قرار دیں۔ تو ان دیگر ذرائع کو بھی ناجائز قرار دینے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ لیکن اسلام ان تمام ذرائع کی ممانعت کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سب سے زیادہ اہمیت اخلاق کو دیتا ہے۔ روپیہ جمع کرنا اس کا مقصد نہیں۔ اور یہ چیزیں اخلاق کو تباہ کرنے والی ہیں۔

اسلام تجارت کی بنیاد اس امر پر رکھتا ہے کہ روپیہ کو زیادہ سے زیادہ پھیلا دیا جائے۔ وہ مجبور کرتا ہے کہ یا تو صرف اپنے ذاتی سرمایہ سے تجارت کی جائے۔ یا پھر دوسروں کو حصے دیکر انکو بھی تجارت میں شریک کر لیا جائے۔ دونوں صورتوں میں روپیہ پھیلتا چلا جائیگا۔ اور وہ چند ہاتھوں میں محدود نہیں رہیگا۔ اسلامی زمانہ میں اسی طرح تجارت ہوتی تھی۔ تاجر۔ غرباء مساکین اور یتامیٰ کے مال لے جاتے۔ اسے تجارت میں لگا دیتے۔ اور واپس آکر منافع ان میں تقسیم کر دیتے تھے۔ اسطرح سب لوگ فائدہ اٹھاتے تھے۔ اور یہ نہیں ہوتا تھا کہ سارا ملک تو غریب رہے۔ اور چند افراد دولتمند ہوتے چلے جائیں۔ آجکل ایک طرف تو شور مچایا جاتا ہے۔ کہ چند ہاتھوں میں روپیہ کیوں چلا گیا ہے۔ اور دوسری طرف کہا جاتا ہے کہ اسلام سود کی کیوں ممانعت کرتا ہے۔ حالانکہ سود کی وجہ سے ہی دولت پھیل نہیں سکتی۔ جب سود کے ذریعہ کسی کو بہت بڑا سرمایہ مل جائے۔ تو اسے کیا ضرورت ہے کہ دوسروں کا سرمایہ تجارت میں لگائے۔ وہ سود پر رقم لے کر کاروبار شروع کر دیتا ہے۔ اور چھوٹے تاجر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ آجکل تو بڑی بڑی کمپنیاں آپس میں مختلف چیزوں کی تجارت کے متعلق سمجھوتہ کر لیتی ہیں۔ پھر مختلف ممالک بھی ملکر سمجھوتہ کر لیتے ہیں۔ چنانچہ جنگ سے قبل کیمیاوی اشیاء کے متعلق برطانیہ امریکہ اور جرمنی نے آپس میں سمجھوتہ کیا ہوا تھا۔ کہ ان کی تجارت وہ ملکر کرینگے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوسرے تاجر مقابلہ کر ہی نہیں سکتے۔ اگر کوئی مقابلہ میں کھڑا ہو۔ تو عارضی طور پر قیمتیں اتنی گرا دی جاتی ہیں۔ کہ وہ فیل ہو جاتا ہے۔ غرض سود کی وجہ سے چھوٹے تاجروں کے لئے مقابلہ کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اگر ذاتی سرمایہ سے کاروبار کیا جائے۔ تو بے شک اس صورت میں بھی مقابلہ ہوگا۔ اور زیادہ سرمائے والے ترقی کر جائینگے مگر وہ ترقی محدود ہوگی۔ سود کے ذریعہ تو دوسروں کے مال سے کھیلا جاتا ہے۔ اور انسان چھلانگ لگا کر کہیں سے کہیں نکل جاتا ہے۔ اس طرح ناجائز ذرائع سے کمایا ہوا روپیہ ہمیشہ اخلاق کو تباہ کرنے کا موجب ہوتا ہے بنی نوع انسان سے ہمدردی کا مادہ بالکل جاتا رہتا ہے۔ لالچ اور حرص اس قدر بڑھ جاتی ہے۔ کہ لوگ بھوکوں مر رہے ہوں۔ تو بھی ایسے تاجروں کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ ابھی اناج کو دبا کر رکھا جائے۔ تاکہ گراں قیمت پر فروخت ہو سکے۔ غرض سودی کاروبار کرنے والوں کے اخلاق بالکل تباہ ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ مذہبی اور روحانی ترقی کے لئے اخلاق پر قائم رہنا نہایت ضروری ہوتا ہے باقی رہا یہ کہنا کہ سود کی ممانعت کی وجہ سے مسلمان بہت نقصان اٹھا رہے ہیں درست نہیں۔ نقصان وہ اپنی غفلت اور بے توجہی کی وجہ سے اٹھا رہے ہیں۔ اگر قومی طور پر مسلمان اسلامی طریق پر عمل کرتے رہتے۔ تو تجارت ان کے ہاتھ سے کبھی نہ نکلتی۔ بلکہ آج بھی دنیا بھر کی تجارتیں انکے پاس ہوتیں اور کوئی ان کا مقابلہ نہ کر سکتا

پامسٹری کی حقیقت

عرض کیا گیا پامسٹری کی کیا حقیقت ہے۔ کیا ہاتھ دیکھ کر واقعی زندگی کے کچھ حالات معلوم کئے جا سکتے ہیں۔

فرمایا پامسٹری کا سوال نہیں ہے آئندہ کے حالات دریافت کرنے کے لئے لوگوں نے اور بھی مختلف طریق بنا رکھے ہیں۔ شیعوں میں منکے مارنے کا طریق رائج ہے۔ اسی طرح ہندوؤں کے اعداد سے ستاروں سے۔ پیدائش کی تاریخ سے غرض مختلف طریق سے آئندہ زندگی کے حالات بتائے جاتے ہیں۔ لیکن یہ سب محض توہمات ہیں۔ اس سے زیادہ انکی کوئی حقیقت نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو انبیاء کے متعلق بھی فرماتا ہے۔ کہ وہ محض میرے منشاء اور اذن سے کام کرتے ہیں۔ ورنہ دنیا کی قضاء و قدر کے متعلق ان کے اختیار میں کچھ نہیں ہوتا۔ گویا جنہوں نے دنیا میں بڑے بڑے عظیم الشان کام کئے۔ ان کے اختیار میں تو کچھ تھا نہیں۔ لیکن ان ہاتھ کی لکیریں دیکھنے والوں کے اختیار میں خدا تعالیٰ نے سب کچھ دے دیا ہے۔ اس صورت میں تو چاہیئے تھا کہ یہی لوگ دنیا کے راہنما اور رہبر ہوتے۔ لیکن ان کے جھوٹے ہونے کا واضح ثبوت یہی کافی ہے یہ دوسرے لوگوں کی قسمتیں تو بتاتے ہیں۔ لیکن خود عمر بھر بھیک منگے کے بھیک منگے ہی رہتے ہیں۔ اگر ان باتوں میں کچھ بھی حقیقت ہو۔ تو پھر تو نہ دعاؤں کی ضرورت رہتی ہے نہ محنت کی۔ اور نہ تعلیم کی۔ بس ہاتھ کی لکیروں سے ہونے والے واقعات کا پتہ لگا لیا۔ اور آرام سے بیٹھ رہے۔ اسطرح تو دنیا کا سارا کارخانہ ہی باطل ہو جاتا ہے، ان لوگوں میں سے بعض جواحدی ہو گئے۔ اور میں نے انہیں یہ کام کرنے سے منع کر دیا۔ انہوں نے بتایا کہ ہم نے بعض اصول تجربہ سے بنا رکھے ہیں جو عام طور پر صحیح نکلتے ہیں۔ مثلاً بالعموم جوانی کے ایام میں ایک دفعہ ضرور انسان پر کسی بیماری کا سخت حملہ ہوتا ہے۔ اس لئے عام طور پر ہاتھ دیکھ کر کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ آپ پر سخت بیماری آئی تھی۔ یہ عام طور پر صحیح ہوتا ہے۔ لیکن اگر کبھی غلط ہو۔ تو کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ ادھر حساب میں کچھ غلطی ہو گئی۔ غرض ہر قسم کی قیاس آرائیوں کے سوا ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا۔ یہ سب محض ڈھکوسلے اور توہمات ہیں مومن کو ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کی وفات پر چاند کو گرہن لگ گیا۔ تو بعض لوگوں نے مشہور کر دیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کی وفات پر اظہار افسوس کے طور پر یہ گرہن لگا ہے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا۔ تو آپ نے سختی کے ساتھ اسکی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لغویات ہیں۔ میرے بیٹے کی وفات کے ساتھ چاند گرہن کا کوئی تعلق نہیں۔ پس یہ سب محض وہم ہیں۔ مومن کو ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

معین مدت کے لئے رہن

ایک دوست نے سوال کیا کہ ایک شخص دو ہزار روپے میں ایک مکان رہن لیتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ دو سال تک راہن سے روپیہ واپس نہ لے کیا رہن کرتے وقت اس قسم کی شرط رکھی جا سکتی ہے یا نہیں؟ فرمایا۔ فقہا کا مذہب تو یہ ہے کہ وقت کی پابندی جائز نہیں۔ جب بھی راہن روپیہ دے۔ وہ اپنا مکان مرتہن سے چھڑا سکتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پابندی کو جائز قرار دیا ہے۔ چنانچہ جب مرزا نظام الدین صاحب کی دوکانیں حضرت ام المومنین نے رہن لیں۔ تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ کیا وقت معین کیا جا سکتا ہے۔ تو آپ نے اسے جائز قرار دیا۔ پس یہ شرط میرے نزدیک جائز ہے۔ بشرطیکہ رہن جائز ہو۔ اگر رہن ہی ناجائز ہے۔ تو پھر سال دو سال وغیرہ کی مدت کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ وہ پہلے دن سے ہی ناجائز ہے۔

غزوہ احد میں درہ کی حفاظت کرنیوالے

ایک دوست نے سوال کیا کہ غزوہ احد میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک درہ کی حفاظت کرنے کے لئے جن آدمیوں کو پہاڑی پر مقرر کیا تھا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے وہ جگہ چھوڑ دی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ماکان لنبیٍ ان یغلّ ومن یغلل یأتِ بما غلّ یوم القیامۃ آل عمران ۱۷/۱۸ فرمایا۔ اصل بات یہ ہے کہ بڑے بڑے مفسرین نے اسکے یہی معنے کئے ہیں کہ ان لوگوں نے خیال کیا تھا کہ ہمیں مال غنیمت سے حصہ نہیں ملیگا۔ اسلئے ہمیں یہ جگہ چھوڑ کر میدان جنگ میں چلے جانا چاہیئے۔ مگر یہ بات غلط ہے۔ مال غنیمت میں سے حصہ لینے کے لئے خود بھی لڑائی کرنا کوئی شرط نہیں۔ عورتیں جو زخمیوں کی خدمت کرتی تھیں انہیں بھی مال غنیمت میں حصہ ملتا تھا حالانکہ وہ جنگ میں لڑتی نہیں تھیں

[illegible] کے علاوہ اس مقام پر کھڑے ہونے والے سب کے سب مخلصین تھے۔ انہوں نے محض اس خیال سے اس مقام کو چھوڑا تھا۔ کہ لڑائی میں شامل ہونے سے زیادہ ثواب ملیگا۔ گو ان کا یہ خیال درست نہیں تھا۔ کیونکہ اصل ثواب تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت میں تھا۔ آپ نے جہاں بھی اور جس کام پر بھی مقرر فرمایا تھا۔ وہی پر قائم رہنا باعث ثواب تھا پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تو منافقین کا علم تھا۔ اور یہ قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس اہم مقام پر آپ نے منافقین کو مقرر کر دیا ہو؟ پس وہ مخلصین ہی سے تھے۔ اس لئے ایک ادنیٰ مومن کے متعلق بھی گمان نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق یہ خیال کرے کہ آپ میرا حصہ نعوذ باللہ کھا جائینگے یہ آیت دراصل منافقین کے متعلق ہے۔ انہوں نے بے شک اس قسم کا الزام رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر لگایا تھا۔

ڈاڑھی کے متعلق اسلامی حکم

عرض کیا گیا۔ ڈاڑھی رکھنے کے متعلق اسلامی حکم کیا ہے۔ قادیان میں آجکل ڈاڑھی کا جو طریق رائج ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق کیا ارشاد ہے

فرمایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ڈاڑھی رکھو۔ پس ہمیں اس حکم پر زور دینا چاہیئے۔ کہ ڈاڑھی ہو اور ایسی ڈاڑھی ہو کہ دیکھنے والے کہیں کہ یہ ڈاڑھی ہے۔ باقی رہا یہ کہ وہ کتنی ہو۔ اس کے متعلق کوئی خاص پابندی نہیں۔ بعض لوگ اس سلسلے میں اپنے بزرگ کی اتباع کر لیتے ہیں۔ بعض ڈاڑھی کی تزئین نہیں کراتے۔ مگر یہ غلط طریق ہے۔ کیونکہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق ثابت ہے کہ حضورؐ ڈاڑھی کی تزئین کیا کرتے تھے۔ اصل سوال تو تقویٰ کا ہے۔ اگر ایک شخص کی ڈاڑھی ایسی ہے جو لمبی ہونے کی صورت میں بدزیب معلوم ہو۔ مثلاً صرف ٹھوڑی پر بال ہوں۔ تو ایسی صورت میں کترا کر چھوٹی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہاں بعض لوگ جو زیرو مشین استعمال کرتے ہیں۔ ان کی ڈاڑھی واقعی ڈاڑھی کہلانے کی مستحق نہیں البتہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے ڈاڑھی رکھنے کی کوشش کی ہے۔ ایسے لوگ تو مخنث قسم کے ہوتے ہیں۔ یعنی ڈاڑھی والوں اور ڈاڑھی منڈانے والوں دونوں طبقوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ باقی چھوٹی یا بڑی ڈاڑھی رکھنا تو انسان کی طبیعت مذاق اور حالات پر مبنی ہے۔ مثلاً فوج کے ساتھ ص ۵

ص ۵ تعلق رکھنے والے بعض لوگ اپنی شجاعت کے اظہار کے لئے چھوٹی ڈاڑھی رکھ لیتے ہیں۔ علماء کے طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا کام چونکہ ان سے مختلف ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بڑی ڈاڑھی رکھتے ہیں۔ اصل چیز یہی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم کی اطاعت کی جائے اور ایسے رنگ میں کی جائے۔ کہ لوگوں کو نظر آئے کہ اطاعت کی ہے۔

حفظ قرآن کی تحریک

حفظ قرآن کی تحریک کے متعلق فرمایا فی الحال تو مجموعی طور پر یہ تحریک کی گئی ہے۔ جس میں اس وقت تک ۲۵۰ آدمیوں نے شرکت کی ہے۔ لیکن میرا ارادہ ہے کہ اس کے بعد یہی تحریک حلقہ وار کی جائے۔ مثلاً جامعہ کے طلباء اپنے حلقہ میں قرآن شریف حفظ کر لیں۔ مدرسہ احمدیہ کے لڑکے آپس میں قرآن کریم حفظ کر لیں اور اسی طرح ہائی سکول۔ کالج۔ واقفین وغیرہ سب اپنے اپنے حلقہ میں پورا قرآن کریم حفظ کر لیں۔ تاکہ ہر گروپ اپنی ضروریات پوری کر سکے اور جب کبھی ضرورت پڑے تو وہ خود قرآن مجید کا ہر حصہ ایک دوسرے کو زبانی بتا سکیں (خاکسار خورشید احمد)

مغربی افریقہ میں عیسائی مشنریوں کی حیرت انگیز قربانیاں

ان ممالک میں عیسائیت کی تبلیغ کس طرح کی گئی

تبلیغ اسلام اور ہمارا فرض

از محترم سید سفیر الدین بشیر احمد صاحب مجاہد تحریک جدید لنڈن)

اس وقت میرے سامنے ایک کتاب ہے جس میں مصنف نے (سی۔ C.M.S) کرسچن مشنری سوسائٹی کی مساعی جو کہ افریقہ میں ابتدائی ایام میں کی گئی تھیں اور جن پر آج ایک صدی گزر چکی ہے پڑی ہے۔ افریقہ میں عیسائی تبلیغ کا شروع زمانہ ہے۔ غلاموں کی تجارت بڑے پیمانہ پر جاری ہے۔ اور بیچارے غریب افریقی جہازوں پر لاد کر غیر ممالک میں بڑے منافع پر اجناس کی طرح فروخت کئے جا رہے ہیں۔ اس وقت انگلستان اس کے خلاف اپنی آواز بلند کرتا ہے۔ اور ہر ممکن سعی اس غیر انسانی کام کو روکنے میں صرف کرتا ہے۔ گو اس کا مقصد کچھ بھی ہو۔ لیکن اس نے عیسائیت کی تبلیغ بھی اس ملک میں شروع کر دی۔ عیسائی مشنریوں کی قربانی اور تبلیغ کا جوش جس نے سینکڑوں بلکہ ہزاروں مسیحیوں کو افریقہ میں موت کا پیالہ منہ سے لگانے کے لئے ابھارا۔ اور وہ قربان ہوتے چلے گئے۔ مگر تبلیغ کو نہ چھوڑا۔ حیرت انگیز نظر آیا۔ میرا خون ان حالات کو پڑھ کر غیرت سے کھولنے لگا۔ اور میں اپنے نوجوان دوستوں کو اس سے آگاہ کرنے کے لئے تھوڑا سا اقتباس پیش کرتا ہوں۔

سیرالیون میں عیسائی مشن اپنا کام کر رہا ہے۔ مگر دریائے نائیجر ابھی دریافت نہیں ہوا۔ تین جہاز ۱۵ راگست ۱۸۴۱ء کو اس مہم پر روانہ ہوتے ہیں۔ روانگی کے وقت جو دعا ان لوگوں نے کی۔ وہ یہ ہے:۔

"اے خدا ہمیں اپنی کوششوں میں کامیابی عطا فرما۔ تا ہم تہذیب اور مذہب کو اس تاریک ملک میں رائج کر سکیں۔ آپ کا وعدہ ہے کہ یہ ملک جلد ہی اپنا ہاتھ خدا کی طرف بڑھائے گا۔ اس لئے اے خدا ہمیں اپنے وعدہ کے پورا کرنے کا آلہ بنا"۔

دعا کے بعد تینوں جہاز روانہ ہو گئے۔ مختلف جگہوں پر دریائے نائیجر کے کنارے ٹھیرتے لوگوں کو تبلیغ کرتے اور سرداروں سے غلامی کو مٹانے کا عہد لیتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ لیکن زیادہ دور تک اندر نہ جا سکے۔ کیونکہ آب ہوا راس نہ آئی۔ اور سینکڑوں موت کا شکار ہو گئے۔ اور غالباً صرف دس فی صدی واپس آ سکے۔ لیکن ان کی اس ناکامی نے انہیں ناامید نہ کیا۔ جیسا کہ ان کی حسب ذیل رپورٹ سے ظاہر ہے

"جب C.M.S نے ان لوگوں کی رپورٹ پڑھی۔ تو انہوں نے محسوس کیا کہ خدا کی طرف سے انہیں آواز آ رہی ہے کہ جاؤ اور ان قوموں کو پیغام حق سناؤ۔ جو اس کے بہت حاجتمند ہیں اور انہوں (C.M.S) نے مصمم ارادہ کیا۔ کہ وہ لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں گے۔ تا تبلیغ کا دروازہ کھل جائے"۔

اب عیسائیوں نے اپنے مبلغ بھیجنے شروع کر دیئے۔ اور لوگوں نے بھی انہیں خوش آمدید کہنا شروع کر دیا۔ لیکن آب و ہوا۔ موسم اور ملک کی مسموم فضا سفید مبلغوں کے ناموافق تھی جاتے ہی بیمار ہو جاتے ہیں۔ مر جاتے ہیں۔ ان کی بیویاں بھی بہادر ان کے ساتھ ہیں۔ اپنے ملک سے ہزاروں میل دور آتی ہیں اور جلد ہی موت کا شکار ہو جاتی ہیں۔ ایک مبلغ کی حالت کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے۔

"Rev. J.C. Mueller سال کے ابتدائی ایام میں Badagry ملک میں داخل ہوا۔ لیکن ایک ماہ کے اندر اس نے اپنی پیاری بیوی کو سپرد خاک کر دیا۔ خستہ حال غموں سے چور آگے ملک میں بڑھتا ہے۔ اور جہاں بھی جاتا ہے۔ جس طرف بھی جاتا ہے۔ مشرکوں کو تبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ مترجم اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ تا ان کی زبان میں عیسائیت کا پیغام لوگوں تک پہنچائے۔ ایک عیسائی مبلغ نے اس کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے:۔

"اس کا جوش اور اس کی ہمت تیز تر ہو جاتی ہے۔ جب وہ لوگوں کو جلوس کی شکل میں بتوں کو لے جاتے ہوئے دیکھتا ہے۔ جب وہ بتوں کی تعریف میں نعرہ لگاتے ہیں۔ یا چیف اور سردار بتوں کو جنگ کی کامیابی اور دنیاوی نعمت کے حصول کا ذریعہ سمجھ کر پرستش کرتے ہیں۔" مولر نے اپنے آقا یسوع مسیح کی طرز تبلیغ اختیار کر لی۔ جہاں بھی وہ جاتا اور جس چیز کو وہ دیکھتا۔ اسے تبلیغ کا موضوع بنا لیتا۔ دریا کے پاس ہوتا تو لوگوں کو بتاتا کہ جس طرح پانی جسم کو صاف اور پاک کرتا ہے۔ اسی طرح مسیح کا خون لوگوں کے گناہوں کو دھو ڈالتا ہے۔ اگر چند لوگوں کو دریا سے پانی لاتے دیکھتا تو نبی کی زبان میں کہتا "اے پیاسو حقیقی پانی کی طرف آؤ۔ تا تمہاری پیاس نہ بجھے"

اس کی اس تبلیغ نے مخالف اور موافق لوگ پیدا کر دیئے۔ ایک چیف اسے ان الفاظ میں مخاطب کرتا ہے۔

"ہم عمر رسیدہ لوگ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ خدا کا کلام سنانے سے ضرور بہتری ہوگی۔ اس لئے تبلیغ کئے جاؤ اور اس بات کا مطلق خیال نہ کرو۔ کہ مخالف کیا کہتے ہیں۔ اپنے کام کو تحمل سے کئے جاؤ"۔

آخر اس عیسائی مبلغ نے اٹھارہ ماہ تک لگاتار تبلیغ کرتے کرتے اپنی جان دے دی۔ اس قسم کی قربانیوں نے اس ملک میں کیا نتیجہ پیدا کیا۔ وہ اس بیان سے ظاہر ہے

"جیسا کہ تجربہ ہے کہ تبلیغ اس وقت تک کامیاب

192

شذرات

از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نامہ نگار الفضل مقیم شکاگو

نہیں ہوتی جب تک کہ مخالفت نہ ہو۔ سینکڑوں لوگوں نے عیسائیت کی تعلیم کو مان لیا اور گرجے کھل گئے۔ جب وہاں کے پجاریوں نے یہ حال دیکھا تو مخالفت شروع کر دی۔ نوجوان لڑکوں کو جنہوں نے عیسائیت قبول کی لڑکیوں کے والدین نے رشتے دینے سے اس لئے انکار کر دیا کہ ان کے گھر کے دیوتا کی کون پوجا کرے گا۔ عیسائی لڑکیوں کو دیوتاؤں کے غضب سے ڈرایا جانے لگا۔ لیکن اس پر بھی جب کامیابی نہ ہوئی تو ایک دن عام حملہ کر دیا گیا۔ اور عیسائیوں کو پکڑ پکڑ کر زدوکوب کیا گیا ہر طرح کی ایذائیں دی گئیں۔ اور ایک دیوار میں سوراخ کر کے ان کی ٹانگوں کو دوسری طرف سے باندھ دیا گیا۔ دن کی چلچلاتی دھوپ میں بارش کی تیزی میں بغیر دانہ پانی کے یہ بیچارے پانچ دن پڑے رہے۔ لیکن توبہ نہ کی۔ اور صبر سے سب کچھ برداشت کیا۔ آخر کار حملہ آور اس تحمل کو دیکھ کر حیران ہو گئے اور ان سے دریافت کیا کہ

"ان سفید لوگوں نے تمہیں کیا کھلا دیا ہے کہ تمہارے دل اس قدر قوی ہو گئے ہیں؟"

الفضل میں عیسائی مشنریوں کی تبلیغی جدوجہد کا یہ مختصر نقشہ ہے جو میں نے پیش کیا ہے کیا اسے دیکھ کر ہر احمدی کا دل جوش سے لبریز نہیں ہو جاتا۔ خدا تعالیٰ نے موجودہ زمانہ میں وہ نبی بھیجا تا دنیا کو گمراہی سے نکال کر سیدھی راہ پر ڈالے۔ ہمارا امام ہمیں پکارتا ہے اور آواز دیتا ہے کہ اٹھو اپنے گھر بار چھوڑ دو۔ اور اپنی زندگیاں وقف کر کے دنیا میں توحید کو پھیلانے کے لئے نکل کھڑے ہو۔ ادھر دنیا کے گوشہ گوشہ سے آواز آ رہی ہے۔ چیخ و پکار تیز ہوتی جا رہی ہے کہ آؤ ہمیں اندھیرے سے نکال کر خدا کے نور کی زیارت کراؤ۔ اب ہم پر کس قدر فرض عائد ہوتا ہے۔ ہماری ذمہ داریاں کس قدر بڑھی ہوئی ہیں۔ یہ خطاب اپنے نوجوان بھائیوں سے ہے۔ ہاں ان نوجوانوں سے جو قوم کے بہترین ہیں اور قربانیوں میں بڑھے ہوئے۔ دیکھو عیسائیوں نے اپنے مردہ مذہب کی خاطر کس طرح قربانیاں کیں۔ اور ابھی تک کرتے جا رہے ہیں۔ اس حالت کو دیکھ کر ہم کس طرح گھروں میں بیٹھ سکتے ہیں ہمارا زندہ مذہب۔ ہمارا زندہ خدا۔ ہمارا پیارا آقا

جنگی قیدی اور فاتح حکومتیں

طلوع اسلام سے قبل دنیا کے جنگی قوانین قیدیوں کے ساتھ جو بہیمانہ سلوک روا رکھتے تھے وہ محتاج بیان نہیں۔ مگر اس وقت جبکہ فاتح اور عظیم طاقتیں، علم تہذیب و تمدن اور بین الاقوامی قانون پر عمل کے دعویدار ہیں۔ اب بھی اسلامی تعلیم کے مطابق قیدیوں سے اس سے بدرجہا بہتر اور اچھا سلوک ہوگا جو سلوک موجودہ حکومتیں کر رہی ہیں۔ جنگ کو ختم ہوئے سال بھر ہو گیا ہے لیکن ابھی تک شرائط صلح طے نہیں ہوئیں اور بین الاقوامی قانون کے مطابق فاتحین کو اس وقت تک قیدیوں کو آزاد کرنے کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ شرائط صلح طے نہ ہو جائیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ تمام فاتح حکومتیں قیدیوں سے کم و بیش غلامانہ کام لے رہی ہیں۔ ان قیدیوں کو فاتح ممالک کی سڑکیں بنانے اور مکان تعمیر کرنے اور اس قسم کے مشقت کے کاموں پر لگا رکھا ہے۔ اس وقت لاکھوں جرمن قیدی مزدوروں کی طرح روس فرانس۔ انگلستان اور امریکن مقبوضہ جرمنی میں ایسی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ گویا چودہ سو سال قبل رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے جو روحانی تعلیم دی تھی وہ آج بھی دنیا کے لئے اسی طرح مشعل ہدایت ہے۔ اور اس کی فوقیت و عظمت ظاہر!

نازی لٹریچر۔ نذر آتش

عیسائی مورخین بڑے زور سے یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فتح سکندریہ کے وقت آپ کے حکم سے وہاں کا مشہور کتب خانہ جلا دیا گیا۔ اسلام جیسے بہترین علم دوست اور علم پرور اور وسیع حوصلہ مذہب کی طرف یہ بے بنیاد الزام نہایت ہی غلط اور جھوٹی روایات کی بنا پر منسوب کیا جاتا ہے۔ اور اس کی تردید ہر قسم کے عقلی و نقلی دلائل سے بارہا کی جا چکی ہے۔ اب یہ عیسائی مستشرقین اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں جبکہ اس علمی زمانہ میں اتحادی اقوام نے جن کی اکثریت عیسائی کہلاتی ہے جرمنی میں نازی ازم کا تمام لٹریچر جلانے کا حکم دیدیا ہے اسلام پر تو یہ اعتراض محض تعصب اور کینہ کی وجہ سے کیا گیا تھا۔ لیکن تاریخ عالم اس حقیقت کو محو نہیں کر سکتی۔ جس کا مشاہدہ ہم ان حکومتوں کے تنگ دلانہ حکم کی بنا پر کر سکتے ہیں۔

پاپائے روم کی نصیحت

پاپائے روم نے جو رومن کیتھولک عیسائیوں کے مذہبی پیشوا ہیں"۔ کالج آف کارڈینلز" میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "اقوام عالم کو چاہئے کہ ان لوگوں کے لئے جن کو اس لڑائی کی وجہ سے اپنے گھر اور اپنے ممالک چھوڑنا پڑے اپنے ممالک میں بسائیں اور ان کے لئے جگہ بنائیں۔"

(شکاگو ڈیلی نیوز یکم جون ۱۹۴۶ء)

اس قسم کے لوگوں میں یہودیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ کیا اب اس اپیل کے بعد امریکہ کینیڈا۔ آسٹریلیا اور برطانیہ اپنے ممالک کے دروازے ان یہودیوں کے لئے کھول دیں گے؟ یا حسب سابق عربوں کو ہی مجبور کیا جائے گا کہ وہ فلسطین کے چھوٹے سے قطعہ میں ان کے لئے جگہ بنائیں؟ کیا عیسائی حکومتیں اس پر عمل کریں گی؟ کم از کم یہ تو ضرور ظاہر ہو جائے گا کہ عیسائیوں کے ایک بہت بڑے اور با اقتدار فرقہ کے سب سے بڑے پیشوا کی آواز کو کس قدر وقعت حاصل ہے!

روسی سوشلزم کے نئے رجحانات

سرمایہ دار ممالک جنگی اخراجات کے بار کو ہلکا کرنے کے لئے پبلک سے قرض لیتے ہیں۔ روس جیسے ملک میں جہاں پر اشتراکی اصول کے پیش نظر ہر ایک کو اسکی ضرورت کے مطابق دیا جانا چاہیئے۔ اس قسم کے قرض شکل ہونے چاہئیں۔ لیکن روس سرمایہ دار ممالک سے بھی دو ہاتھ آگے نکل گیا ہے۔ یعنی وہاں ایک لاٹری سسٹم لوگوں کو زیادہ قرضہ دینے کی ترغیب کے لئے جاری کیا گیا ہے اشتراکیت کا ایک بنیادی اصل یہ ہے کہ ہر ایک سے کام لیا جائے۔ اور اس کے نتیجے میں اس کی ضرورت کے مطابق اس کو بدلہ دیا جائے اس لاٹری سسٹم کے ماتحت جن لوگوں کے نمبر لاٹری میں نکلیں گے ان کو کثیر رقوم انعام کے طور پر دی جائیں گی۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ حکومت کو قرض دینے میں حصہ لے سکیں۔ اب سوال ہے کہ یہ انعامات ان کی کس محنت کے بدلہ میں ان کو دئیے جائیں گے؟ اہل نظر اندازہ کر سکتے ہیں اور یہ اسکیمیں صاف ظاہر کر رہی ہیں کہ سوشلزم کے اصول میدان عمل میں کس قدر ناکام ہیں۔ اور سوشلزم کی معیاری حکومت بھی ان کے عمل درآمد میں کتنی ناکامیاب ہے۔

کثرت طلاق کا باعث

امریکہ میں طلاقوں کی کثرت ایک ایسا مسئلہ ہے جو اب مفکرین کے لئے زیادہ سے زیادہ باعث اضطراب اور وجہ تشویش بنتا جا رہا ہے اور غور کیا جا رہا ہے کہ آخر اس کثرت کی وجہ کیا ہے کہ ہر تین شادیوں میں سے ایک کا انجام ضرور طلاق ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اس وقت اس قدر طلاق کے مقدمات ہو گئے ہیں کہ جج ان کو ختم بھی نہیں کر سکتے۔ اخبار شکاگو ڈیلی نیوز میں گذشتہ ماہ ایک لمبا سلسلہ مضامین اس موضوع پر جاری رہا۔ اور جہاں اس کے اور وجوہ بیان کئے گئے وہاں یہ بھی ذکر کیا گیا۔ کہ یہاں شراب نوشی اس قدر زیادہ ہے کہ ازدواج کے اندر تحمل اور بردباری اور اختلافات کی برداشت کا جذبہ بہت کم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے معمولی اختلاف رائے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کا انجام بھی طلاق ہوتا ہے۔

اسلام نے جہاں طلاق کو ابغض الحلال قرار دیا ہے وہاں اس حکیمانہ مذہب نے تمام مسکرات کو بھی مطلقاً حرام ٹھہرایا ہے کیا اس سے یہ ظاہر نہیں کہ اسلام جیسا کامل مذہب ہر زمانہ اور ہر ملک میں دنیا کے لئے ایک ہی صحیح اور مکمل قانون ہے؟

کثرت شراب کے سلسلے میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ امریکہ کی شراب ساز کمپنیوں نے صرف جنگ کے عرصہ میں چھ ارب ڈالر یعنی قریباً بیس ارب روپیہ صرف ٹیکس کے طور پر حکومت کو ادا کیا۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے ۲

۲ کہ شراب کی کل خرید و فروخت کس قدر ہوئی ہوگی۔ دوسری طرف طلاقوں کے متعلق اندازہ ہے کہ اگر یہی رفتار جاری رہی تو ۱۹۶۵ء تک نصف سے زیادہ یعنی ۵۱ فیصدی شادیوں میں طلاق آخری نتیجہ ہوگا۔ جج رابنسن کے خیال میں ۲۵ فیصدی۔ اور جج ہربرو کی رائے میں ۸۰ فیصدی۔ طلاقوں میں کسی نہ کسی رنگ میں شراب کا حصہ ضرور ہوتا ہے۔ (شکاگو ڈیلی نیوز ۲۳ مئی ۱۹۴۶ء) اس لئے کہ ان کی رائے میں شراب کے نتیجے میں خود غرضی پیدا ہوتی ہے۔ اور ایک دوسرے کو سمجھنے اور تعاون کی صلاحیت مفقود ہو جاتی ہے۔ اسلامی احکام کی حکمت ہر روز نئی شان سے ظاہر ہو رہی ہے۔

نقشہ بیعت اپریل ۴۶ء مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ

اپریل ۱۹۴۶ء میں کل ۱۹۳ افراد احمدیت میں داخل ہوئے ان میں سے ۶۵ نو مبایعین نے مندرجہ ذیل مبلغین سلسلہ کے ذریعہ بیعت کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(انچارج دفتر بیعت قادیان)

ماہوار نقشہ بیعت مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ برائے اپریل ۴۶ء

نمبر شمار	نام مبلغ	تعداد بیعت
۱	مولوی غلام رسول صاحب راجیکی پشاور	×
۲	مولوی ظل الرحمن صاحب بنگال	۱
۳	مولوی عبد الغفور صاحب [illegible]	×
۴	مولوی ظہور الدین صاحب بہار۔ اڑیسہ	۲
۵	مہاشہ محمد عمر صاحب دہلی	×
۶	گیانی واحد حسین صاحب	×
۷	گیانی عباد اللہ صاحب	×
۸	مولوی محمد سلیم صاحب کلکتہ	×
۹	شیخ عبد القادر صاحب لاہور	×
۱۰	مولوی عبد المالک خان صاحب حیدر آباد دکن	۱۲
۱۱	مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری مالابار	۱
۱۲	مولوی غلام احمد صاحب فرخ سندھ	×
۱۳	مولوی سید احمد علی صاحب کراچی	×
۱۴	مولوی محمد حسین صاحب پونچھ	۷
۱۵	مولوی بشیر احمد صاحب دہلی	×
۱۶	مولوی محمد منور صاحب نیروبی	×
۱۷	مولوی محب اللہ صاحب لائلپور	×
۱۸	سید اعجاز احمد صاحب بنگال	×
۱۹	مولوی احمد رشید صاحب مالابار	×
۲۰	مولوی عبد الرحیم صاحب نیر۔ بمبئی	×
۲۱	صاحبزادہ محمد طیب صاحب سرحد	×
۲۲	مولوی فضل دین صاحب ساندھن۔ آگرہ	×
۲۳	مولوی روشن دین صاحب مکیریاں	×
۲۴	قاضی ظہور احمد صاحب [illegible] یو۔پی	×
۲۵	مولوی بہادر خان صاحب ساندھن ضلع آگرہ	×
۲۶	حافظ عبد السمیع [illegible] امروہہ۔ یو۔پی	×
۲۷	مولوی عبد العزیز صاحب بیٹ [illegible]	×
۲۸	مولوی احمد خان صاحب نسیم مقامی تبلیغ	×
۲۹	مولوی محمد عارف صاحب مقامی تبلیغ	۳
۳۰	مولوی عبد الکریم صاحب "	۷
۳۱	مولوی محمد منشی خان صاحب "	×
۳۲	چوہدری محمد خان صاحب "	×
۳۳	" نبی بخش صاحب "	×
۳۴	مولوی میر ولی صاحب [illegible] "	۶
۳۵	مولوی رحیم بخش صاحب جوڑہ ضلع لاہور	×
۳۶	حافظ ابوذر صاحب روڈہ ضلع سرگودھا	۵
۳۷	مولوی عبد المجید صاحب ڈھاریوال ضلع گورداسپور	۲
۳۸	مولوی بشیر محمد صاحب [illegible] دی گرا[illegible] ضلع سیالکوٹ	×
۳۹	ماسٹر مہدی شاہ صاحب اجنالہ ضلع امرتسر	۱
۴۰	چوہدری عطاء اللہ صاحب ضلع سیالکوٹ	۱۶
۴۱	مولوی شیخ محمد صاحب علی پور ضلع مظفر گڑھ	×
۴۲	حافظ بشیر احمد صاحب بانگا [illegible] ضلع گوجرانوالہ	×
۴۳	مولوی [illegible] الدین صاحب [illegible]	×
۴۴	سید محمد امین شاہ صاحب [illegible]	×
۴۵	حکیم احمد دین صاحب [illegible] ضلع گورداسپور	×
۴۶	مولوی عبد الرحمن صاحب داتہ ضلع ہزارہ	×
۴۷	خواجہ خورشید احمد صاحب ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ	×
۴۸	مولوی غلام رسول صاحب [illegible] ضلع گورداسپور	×
۴۹	سید علی اصغر شاہ صاحب [illegible] ضلع گجرات	۱
۵۰	مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ [illegible]	

تقسیم حلقہ جات انسپکٹران بیت المال

جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس وقت انسپکٹران بیت المال مندرجہ ذیل علاقوں میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کو ہدایت ہے کہ جہاں تک ہو سکے۔ اپنے علاقہ کی ہر جماعت کا کم از کم دو دفعہ سال بھر میں معائنہ کریں۔ یہ فہرست اس لئے شائع کی جاتی ہے۔ کہ احباب کو معلوم ہو کہ ان کی جماعت سے کس انسپکٹر کا تعلق ہے اور اگر کوئی انسپکٹر ان کی جماعت میں نہ پہنچے۔ تو اس کے متعلق دفتر ہذا سے دریافت کر سکتے ہیں

نام انسپکٹر	نام حلقہ	نام ہیڈ کوارٹر
۱۔ سید اعجاز احمد صاحب	قادیان	قادیان
۲۔ سید محمد لطیف صاحب	ضلع گورداسپور۔ کشمیر	قادیان
۳۔ حکیم فیروز الدین صاحب	سیالکوٹ۔ جموں	گھٹیالیاں
۴۔ مولوی ظفر الاسلام صاحب	سرگودھا۔ گوجرانوالہ	سرگودھا
۵۔ چوہدری فیض احمد صاحب	لائلپور۔ شیخوپورہ۔ جھنگ	لائلپور
۶۔ مولوی محمد سعید صاحب	گجرات۔ پونچھ	گجرات
۷۔ مولوی محمد احمد صاحب نعیم	جہلم۔ راولپنڈی۔ کیمبلپور۔ سرحد	راولپنڈی
۸۔ عبد الرحیم صاحب مکھا	فیروزپور۔ جالندھر۔ ہوشیارپور	جالندھر
۹۔ سید اصغر حسین صاحب	لدھیانہ۔ پٹیالہ۔ انبالہ۔ دہلی	لدھیانہ
۱۰۔ چوہدری شجاعت علی صاحب	یو۔پی۔ بہار۔ اڑیسہ	لکھنؤ
۱۱۔ سید سعید احمد صاحب بنگالی	بنگال۔ برادنشل۔ کلکتہ	برہمن بڑیہ
۱۲۔ چوہدری محمد طفیل صاحب	سندھ۔ بہاولپور	حیدر آباد
۱۳۔ ماسٹر غلام یٰسین صاحب	ڈیرہ غازیخان۔ ملتان	ملتان
۱۴۔ — —	امرتسر۔ لاہور۔ منٹگمری	لاہور۔ یہ حلقہ خالی ہے

حلقہ ۱۴ امرتسر۔ لاہور۔ منٹگمری خالی ہے۔ کسی موزوں آدمی کے ملنے پر اس کو پُر کیا جاویگا۔ نیز چیف انسپکٹر صاحب دو ماہ کی رخصت پر ہیں۔ ان کی جگہ ضلع گورداسپور کا انسپکٹر کام کر رہا ہے۔ جب وہ کام پر آجائینگے۔ تو ضلع گورداسپور کا انسپکٹر اپنے حلقہ میں دورہ کرے گا۔ اور ماسٹر غلام یٰسین صاحب جن کو عارضی طور پر دو ماہ کے لئے ضلع گورداسپور میں لگایا گیا ہے۔ وہ اپنے اصل حلقہ ڈیرہ غازیخان۔ ملتان میں چلے جائیں گے۔

(ناظر بیت المال)

ضروری اعلان

ایک احمدی کارخانہ کو مندرجہ ذیل کاریگروں کی ضرورت ہے خواہشمند احباب جلد اپنی درخواستیں دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

(۱) جو کہ کھڈیوں پر بننے کا کام جانتے ہوں۔ (۲) تولئے بننے والے (۳) دھوبی (۴) رنگریز۔ معاوضہ نہایت معقول دیا جائیگا۔ تفصیلات کیلئے ہم کو لکھیں۔

(ناظم تجارت)

اعلان مقدمہ امتہ اللہ بیگم صاحبہ بنام چوہدری فیض احمد صاحب ساکن شیخ پور ضلع گجرات سابقہ تاریخ مورخہ ۱۶-۴-۴۶ پر حاضر نہیں ہوئے۔ اس لئے بذریعہ اخبار ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ مقدمہ مذکورہ کی پیروی کے لئے مورخہ ۱۱-۵-۴۶ کو چوہدری غلام محمد صاحب قاضی سلسلہ احمدیہ کے مکان پر تشریف لاویں۔ [illegible] صورت میں یکطرفہ فیصلہ کیا جائے گا۔

(محکمہ قضاء)

193

مسٹر ہوور کی نصیحت

"ان فوری آنے والے ہفتوں کی نازک صورتِ حالات میں ہندوستان کے کم غذا والے علاقوں کو چاہیئے کہ وہ ہر ممکن طریقہ سے زیادہ مقدار میں اناج حاصل کرنے کی کوشش کریں نہ صرف آسٹریلیا اور سیام سے ہی بلکہ ہندوستان کے فاضل غذائی علاقوں سے بھی اناج حاصل کریں۔ خواہ یہ قرض انہیں بعد میں واپس ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔"

بیان مسٹر ہوور سابق پریذیڈنٹ امریکہ بمقام بنگلور

مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۴۶ء
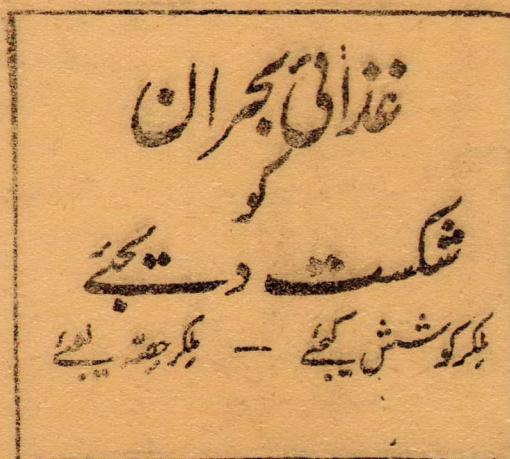
ہمارا عہد اور ہماری اپیل

اُن لوگوں سے جو کمی کے علاقہ میں رہتے ہیں ہم پوری امداد کا عہد کرتے ہیں۔ ملک کے تمام ذرائع و وسائل کو اکٹھا کر لیا گیا ہے۔ اور اُن کو امداد بہم پہنچائی جا رہی ہے۔ غذا کی کمی میں مساویانہ حصہ رسدی کا خیال رکھا جائے گا اور پورے ملک میں یکساں تقسیم ہوگی۔ راشننگ کو وسعت دی گئی ہے تاکہ ہر شخص اپنا صحیح حصہ پا سکے۔ قیمتوں کے کنٹرول کو سختی سے برقرار رکھا جائے گا۔ اس لئے آپ بھی پُرسکون رہیئے اور اعتماد رکھیئے۔ ضرورت سے زیادہ ذخیرہ جمع بازوں سے کوئی سروکار نہ رکھیے۔

اُن لوگوں سے جو فاضل پیداوار کے علاقوں میں رہتے ہیں ہماری درخواست ہے کہ وہ پوری پوری امداد کریں۔ اگر آپ اپنا فاضل غلہ دے دیں گے تو بہت سی جانیں بچ جائیں گی۔ آپ کے پاس آپ کی ضرورتوں سے بہت زیادہ جمع رہے گا۔ اگر آپ کے ہاں راشننگ جاری کر دیا جائے یا راشن میں کمی کر دی جائے تو یاد رکھیے کہ اب تک صرف آپ کے ہموطنوں کی مدد کے لئے اُٹھایا گیا ہے۔ اس کے باوجود آپ کے پاس کافی اناج بچ رہے گا۔ چھوٹی سے چھوٹی مقدار میں ذخیرہ نہ کیجئے۔ حکومت کے ذمہ داروں سے تعاون کیجئے۔

تاجروں اور کاشتکاروں کو پیغام

آپ سے جس قدر اناج ممکن ہو سکے نکال دیجئے۔ اناج کی مقدار کا ہر حصہ جو ذخیرہ کیا جائے اپنے پہت سے ہموطنوں کی موت کا سبب ہو سکتا ہے۔ صرف کنٹرول کی قیمتوں پر فروخت کیجئے جو آپ کے اور خریدار کے دونوں کے لئے مناسب ہیں۔ دوسروں کی مصیبت کے سہارے دولت کمانا ایک لعنت ہے۔

حکومت اور عوام نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ منافع بازوں اور چور بازاریوں کو ہر ممکن طاقت سے جو انہیں حاصل ہے کچل ڈالیں گے۔ چور بازار سے گریز کیجئے۔ یہ کام مجرمانہ ہے۔

غذائی بحران
کو
شکست دے دیجئے

ہر کوشش کیجئے — ہر حصہ لیجئے

(فوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی کا جاری کردہ)

اعلان نکاح

بتاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء بروز ہفتہ دار التبلیغ کراچی میں میرے لڑکے سید مسعود احمد شاہ بخاری بی اے کا نکاح مکرمی میر سردار احمد خانصاحب ٹھیکیدار کی بڑی صاحبزادی سعیدہ بیگم کیساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر مکرمی مولوی سید احمد علیشاہ صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ نے بعد نماز مغرب پڑھا کر ... جماعت ... [illegible]

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۴ جون۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے آج عارضی گورنمنٹ کے متعلق وائسرائے اور کیبنٹ مشن کی ۱۶ جون والی تجاویز کو نامنظور کر دیا ہے۔ آج بعد دوپہر کے سیشن کے بعد مولانا ابوالکلام آزاد نے وائسرائے اور کیبنٹ مشن کے نام ایک چٹھی لکھی جس میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ درج تھا۔

نیویارک ۲۴ جون۔ کل ہندوستان کی طرف سے مجلس اتحادِ اقوام کے سامنے جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے خلاف امتیازی سلوک کئے جانے کے متعلق کیس دائر کر دیا گیا۔ یہ شکایت ہندوستانی ڈیلیگیشن کے ممبر سر راماسوامی مدلیار نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ٹریگولائی کے سامنے پیش کی جو اسے جنرل اسمبلی کے ۳ ستمبر والے اجلاس میں پیش کریں گے۔

قاہرہ ۲۴ جون۔ برطانوی سفیر مقیم قاہرہ نے آج وزیر اعظم مصر صدقی پاشا سے ملاقات کی۔ اور مطالبہ کیا کہ مصر گورنمنٹ اس بات کی گارنٹی دے کہ مشرقِ وسطیٰ کی سیاسیات میں حصہ نہ لے۔

لنڈن ۲۴ جون۔ آج نائب وزیر ہند نے دار العوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ جولائی کے مہینے میں ہندوستان کو ایک لاکھ پچھتر ہزار ٹن غلہ مہیا کیا جائے گا۔

پیرس ۲۴ جون۔ فرانس میں کولیشن حکومت کے قیام کا اعلان ہو گیا ہے۔ موجودہ وزیر خارجہ موسیو جارج بیدو وزیر اعظم مقرر ہوئے ہیں۔ کابینہ وزراء میں پاپولر ری پبلک پارٹی کے نو کمیونسٹ پارٹی کے سات اور سوشلسٹ پارٹی کے چھ رکن لئے گئے ہیں۔

شملہ ۲۴ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ دستور ساز اسمبلی کے نمائندگان منتخب کرنے کے لئے پنجاب اسمبلی کا جو اجلاس ۱۹ جولائی کو منعقد ہو رہا تھا وہ اب شاید ۲۶ جولائی سے پہلے منعقد نہ ہو سکے۔

دہلی ۲۴ جون۔ آج دوپہر کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۴ گھنٹے جاری رہا جس میں عارضی حکومت کے متعلق وائسرائے اور وزارتی مشن کی تجاویز کو مسترد کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا۔ اجلاس کے خاتمہ پر وائسرائے کو ایک خط روانہ کر دیا گیا جس میں انہیں کانگرسی مجلس عاملہ کے فیصلے سے مطلع کیا گیا۔ کل وائسرائے کو ایک اور خط روانہ کیا جائیگا۔ جس میں مذکورہ بالا تجاویز پر پوری تفصیل کے ساتھ نکتہ چینی کی جائے گی۔

دمشق ۲۴ جون۔ شام کے اخبارات نے مطالبہ کیا ہے کہ مفتی اعظم کو جو حال ہی میں مصر میں ظاہر ہوئے ہیں فلسطین واپس آنے کی اجازت دی جائے۔

لاہور ۲۴ جون۔ سونا ۱۰۴ روپے ۱۲ /، چاندی ۱۷۵ روپے، پونڈ ۶۸ روپے۔ امرتسر سونا ۱۰۴ روپے ۴ /

دہلی ۲۵ جون۔ آج پھر صبح وائسرائے اور وزراء کے مابین بہت دیر تک صلاح مشورہ ہوتا رہا۔ وائسرائے نے آج شام مسٹر جناح سے ملاقات کی۔ اور تشکیل حکومت کے متعلق گفت و شنید ہوئی۔ شام کو لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس نوابزادہ لیاقت علی خاں کی کوٹھی پر منعقد ہوا۔ جو بہت دیر تک جاری رہا۔ کل پھر ہوگا۔

لنڈن ۲۵ جون۔ نمائندہ اسمبلی میں پولش حکومت کا وہ ریزولیوشن نامنظور کر دیا گیا جس میں اس نے فرانکو کی حکومت سے تعلقات منقطع کرنے کی تحریک پیش کی تھی۔

بمبئی ۲۵ جون۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس ۶-۷ جولائی کو بمبئی میں منعقد ہوگا۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے تمام کانگرسی صوبوں کے وزرائے عظام کو ہدایت کی ہے کہ نمائندہ اسمبلی کے لئے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں۔

لاہور ۲۵ جون۔ پنجاب مسلم لیگ کے صدر نواب ممدوٹ نے آج ایک بیان میں کہا کہ لیگ کے جو ممبران صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں مگر نمائندہ اسمبلی میں وہ جانا چاہتے ہیں وہ مجھے اپنے نام لکھا دیں۔

لنڈن ۲۵ جون۔ برطانیہ کی انڈیا لیگ کا جلسہ یکم جولائی کو لنڈن میں منعقد ہوگا۔ جس میں ہندوستان کی غذائی حالت کو زیر بحث لایا جائیگا۔

دہلی ۲۵ جون۔ کمانڈر انچیف سر کلاڈ آکنلک آج انڈین وار نیشنل میموریل دیکھنے گئے جو یہاں سے بارہ میل کے فاصلہ پر تعمیر کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۴ جون۔ آج نائب وزیر ہند نے برطانوی پارلیمنٹ میں بتایا۔ کہ ہندوستان میں خوراک کی صورت حالات نازک ہو رہی ہے۔ حکومت ہند کو امید ہے۔ کہ بیرونی امداد کے پیش نظر اناج کی تقسیم اگست تک بحال رہ سکے گی۔

کیمبرج ۲۴ جون۔ کیمبرج یونیورسٹی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک ہندوستانی طالب العلم مسٹر سیتا رام چوہدری کو وکالت کی درجہ اول کی اعزازی ڈگری دی گئی ہے۔ مسٹر رائے کی عمر ۲۳ برس ہے۔ اور بنگالی ڈرامہ نویس ڈی ایل بی چوہدری کے بھائی ہیں۔

برلن ۲۴ جون۔ جرمن کے جس حصہ پر انگریزوں کا قبضہ ہے۔ اس میں اتنے لوگوں کو موت کی سزائیں دی جا رہی ہیں۔ کہ انہیں پھانسی دینے کے لئے ایک نئے جلاد کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ موجودہ انتظامات ناکافی ہیں کئی عدالتیں یہ انتظام کر رہی ہیں۔ کہ مجرموں کو پھانسی دینے کی بجائے گولی سے اڑا دیا جائے۔

دہلی ۲۵ جون۔ برطانوی وزراء نے ۱۶ مئی کو جو عارضی حکومت کے متعلق جو تجاویز پیش کی تھیں۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ان کو منظور کر لیا ہے۔ آج صبح کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں اس چٹھی کا مضمون بنایا گیا تھا۔ جس میں ان تجاویز کو قبول کیا گیا۔ دوپہر سے قبل یہ چٹھی وائسرائے اور وزراء کے پاس پہنچ چکی تھی۔ صدر کانگرس مولانا ابوالکلام آزاد نے مجلس عاملہ کے اجلاس کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ کل ایک ریزولیوشن پاس کیا جائے گا۔ جس میں حکومت کے آئین کی وضاحت کی جائے گی۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ کل میں اس کے متعلق فیصلہ کروں گا۔ کہ اخباری نمائندوں کی کانفرنس منعقد ہو یا نہ۔

نئی دہلی ۲۵ جون۔ حکومت ہند کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ خوراک کے مشترکہ بورڈ کے ہندوستانی نمائندے نے بورڈ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ۴۷-۱۹۴۶ء میں غلہ و اناج میں ہندوستان کا بہت زیادہ حصہ رکھا جائے۔ کیونکہ اگلے سال وہ بہت زیادہ ضرورت مند ہوگا۔